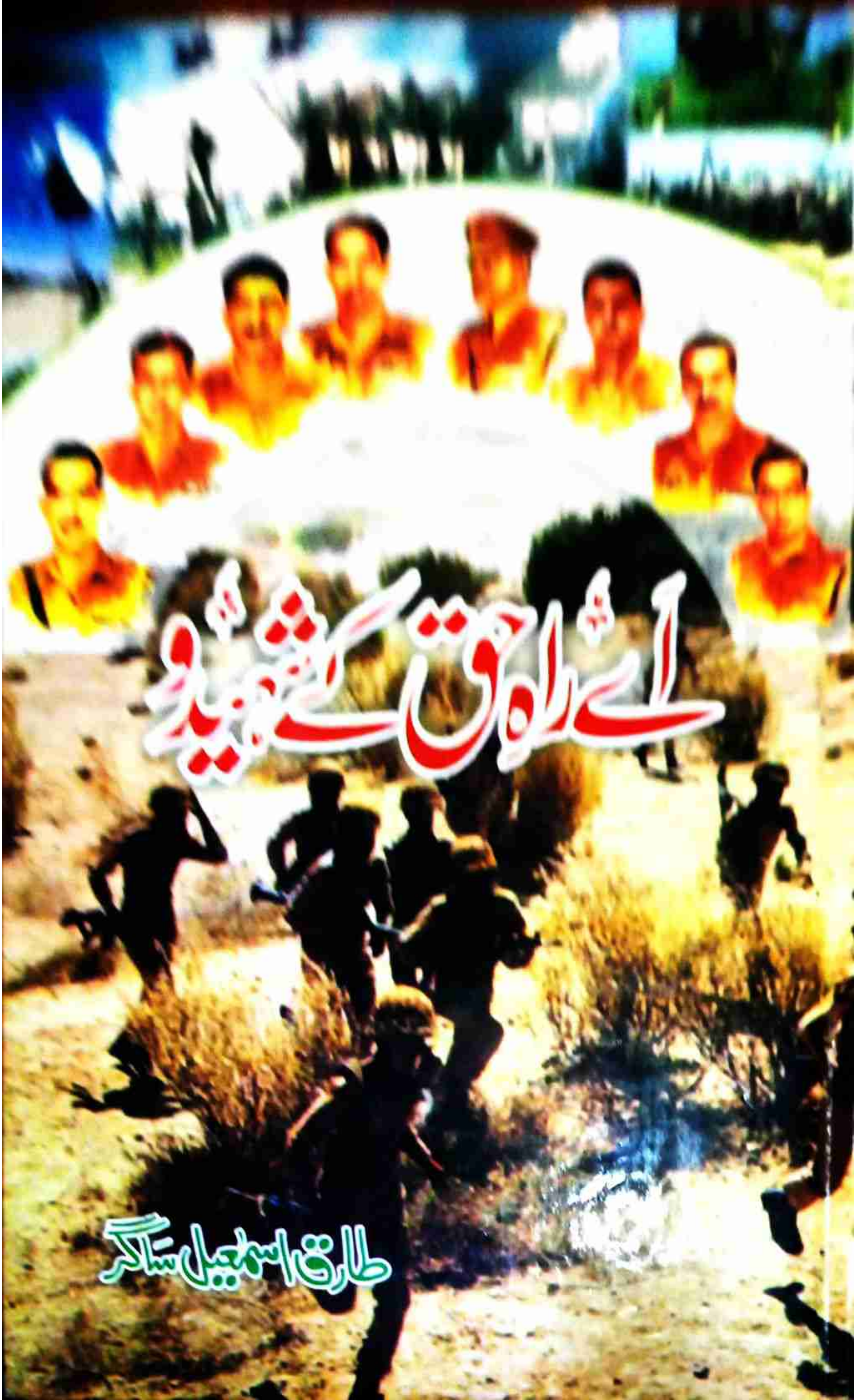
اے راہِ حق کے شہیدو
طارق اسمٰعیل ساگر

اے راہِ حق کے شہیدو

طارق اسمٰعیل ساگر

7th Sky
PUBLICATIONS
Al-Hamd Market, Ghazani Street,
40-Urdu Bazar Lahore. Ph: 042-8405100

جملہ حقوق بحق [illegible] محفوظ ہیں

[illegible]
[illegible]

نام کتاب : [illegible]

مصنف : [illegible]

ناشر : [illegible]

مطبع : [illegible]

سن اشاعت : ستمبر 2005ء

قیمت : -/250 روپے

اس کتاب کے کسی بھی حصے کی اشاعت، ترجمہ یا ذرائع ابلاغ کے لیے کسی بھی صورت میں استعمال کی سخت ممانعت ہے۔ کتاب سے متعلق تبصرہ یا حوالہ کے لیے مصنف کی اجازت ضروری ہے۔ بصورت دیگر غیر قانونی حرکت کے مرتکب فرد یا ادارے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا حق محفوظ ہے۔

12463

☆......ملنے کے پتے......☆

سیونتھ سکائی پبلی کیشنز

غزنی سٹریٹ، الحمد مارکیٹ، 40-اردو بازار، لاہور موبائل: 0300-4125230

خزینہ علم وادب
الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور فون: 7314169

مشتاق بک کارنر
الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور فون: 7230350

کتاب گھر
کمیٹی چوک راولپنڈی فون: 5552929

اشرف بک ایجنسی
کمیٹی چوک راولپنڈی فون: 5531610

ویلکم بک پورٹ
اردو بازار، کراچی فون: 2633151

رحمٰن بک ہاؤس
اردو بازار، کراچی فون: 7766751

گذارشات

مصنف کی حیثیت سے کتاب لکھنا میرا پیشہ بھی ہے۔ میری بیشتر کتابوں کا موضوع دفاع وطن اور اس کو لاحق خدشات ہیں۔ پاکستان آرمی کے غازیوں شہیدوں کو میں اپنے متعدد ناولوں میں خراج تحسین پیش کر چکا ہوں لیکن سیاچن پر ناول لکھتے ہوئے میں جس کرب سے گزرا ہوں کاش میرے پاس وہ الفاظ ہوں جن کے ذریعے میں آپ کو اس سے روشناس کروا سکتا۔

میں نے آج تک اپنی ہر کتاب قلم اور سیاہی سے لکھی ہے لیکن یہ میرے خون جگر سے لکھی تحریر ہے۔ میں نے اپنے لہو میں انگلیاں بھگو کر ان جانبازوں کا پاکیزہ تذکرہ کیا ہے جو گذشتہ 14 سال سے سولہ سے بائیس ہزار فٹ کی بلندی پر۔ منفی تمیں سے پچاس سینٹی گریڈ ہڈیوں کا گودا منجمد کر دینے والی سردی، بیس تا ستر میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والے برفیلے طوفان میں، تلوار کی دھار سے زیادہ تیز، نوکیلی، پتھریلی بلندیوں پر اس میدان کارزار میں دفاع وطن کا فریضہ ادا کر رہے ہیں جہاں ہر قدم پر برف کے اندھے غار اپنے منہ پھاڑے ان کے منتظر رہتے ہیں جہاں آکسیجن کی کمی کے سبب عام آدمی ڈھنگ سے سانس نہیں لے پاتا۔

موسم کی عذابناکیوں اور دشمن کے پھیلائے شر کے سامنے سینہ سپر یہ فولاد کے نہیں گوشت پوست کے انسان ہیں۔

ان پاکبازوں کا ذکر خیر کبھی کبھی شاید آرمی کے لوگ ایک دوسرے سے کر دیتے ہوں گے۔ ان کی کہانیاں جو اس راہ عشق میں مرتبہ شہادت پر سرفراز ہو گئے کچھ ماؤں۔ بہنوں، بھائیوں، سدا سہاگنوں، بوڑھے باپوں تک محدود رہی ہوں گی کہ جن کے وہ

[illegible]

کوئی جانتا ہے یہ سب کون ہیں؟

اور۔۔۔

وہ سب کون ہیں جو آ رہے ہیں، وہ تمہارے [illegible] ہیں؟

کاش ہم انہیں جان پاتے، کاش ہم ان کے قدموں کی خاک بن پاتے۔ کاش ایسا ہو [illegible]

پاتا۔۔۔

پاکستان کے لوگو ان کی عظمتوں کو سلام کرو جو تمہاری حفاظتوں کی امانتوں کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھائے دنیائے حرب کی سب سے خطرناک جنگ لڑ رہے ہیں۔ کیا تمہیں اس ایک لمحے کی قیمت کا احساس ہے جو اس برفیلے جہنم میں پاکستان کے یہ محافظ گزار رہے ہیں؟

احساس کرو۔۔۔

اس کرب کو محسوس کرو جس سے یہ پاکباز اور ان کے پیارے گزر رہے ہیں کہ زندہ قوموں کا یہی شعار ہوتا ہے۔

ایک پاکستانی کی حیثیت سے ان پاک روحوں کو میں نے اپنی بساط بھر توانائیوں کے ساتھ نذر عقیدت گزاری ہے۔

اس ناول کا مطالعہ صرف کتاب جان کر نہ کیجئے۔ صاحبو! اس کے پیچھے میری کئی راتوں کی گریہ زاری ہے!

میں تذکرہ صدق ووفا کرتے ہوئے خون رویا ہوں۔ میری آنکھوں نے اس کتاب کے ورق ورق پر آنسو گرائے ہیں!

اس کہانی کے شہیدوں کا تذکرہ کرتے میرا کلیجہ پھٹتا تھا۔ لیکن اس ذات اقدس کا کروڑہا مرتبہ شکر گزار ہوں جس نے مجھ سے یہ کچھ لکھوالیا---

اگر میری اس تحریر نے کسی راہ گم کردہ پاکستانی کو راستہ دکھادیا۔ اگر میرا یہ خراج عقیدت شہیدان سیاچن کے حضور شرف قبولیت پا گیا تو میں سمجھوں گا میں نے اپنا مقصد پالیا---

اپنا ٹارگیٹ اچیو کر لیا---

بندہ ناچیز

طارق اسمٰعیل ساگر